مولائے صل وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحب رحمہ اللہ کے مجلس ذکر کے بعد درسِ حدیث
کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیر انتظام ماہ نامہ ''انوارِ مدینہ'' کے
ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ
حضرت اقدسؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کا اسلام لانا، بدخصلت یہودی حق کو چھپاتے تھے

عشرہ مبشرہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرامؓ کو بھی جنت کی بشارت

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 44 سائیڈ A 1985 - 02 - 01)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کسی آدمی کے بارے میں جو چلتا پھرتا ہو زندہ ہو یہ کلمات نہیں سنے کہ وہ آدمی جنتی ہے سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودی تھے اور جب جناب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر تشریف لائے تو یہودیوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے، یہ تورات کے عالم تھے۔

بدخصلت یہودیوں کی رائے کا تضاد :

یہودی ان کے علم، تقوٰی اور پرہیزگاری کی تعریف کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ سیّدنا و ابن سیّدنا یہ ہمارا سردار ہے سردار کا بیٹا ہے، حتّٰی کہ جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہو گئے تو پھر انھوں نے کہا کہ شرّنا و ابن شرّنا یہ بھی بُرا ہے اس کا باپ بھی بُرا ہے۔ اور یہ سوچ سمجھ کر اسلام لائے تھے۔

اسلام لانے کی وجہ :

اور ان کے اسلام لانے کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی جو صفات تورات میں بیان کی گئی

ہیں وہ صادق آئیں اس لیے مسلمان ہوگئے تو بالکل شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کیا کسی جبر سے نہیں۔قرآن پاک میں ہے الذین اتینھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو یعنی آپ کے رسول ہونے کو ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کا بیٹا ہونا جانتے ہیں کہ یہ میری اولاد ہے اس میں تردد نہیں ہوتا یقین ہوتا ہے اس کو، اس طرح سے انھیں تردد نہیں ہے، یقین ہے۔

یہودی حق کو چھپاتے تھے :

لیکن وان فریقا منھم لیکتمون الحق وھم یعلمون ان میں سے ایک طبقہ ہے جو حق کو چھپائے ہوئے ہے وہ چھپاتا ہے حق اور جاننے کے بعد چھپاتا ہے، یہ نہیں کہ نادانستہ کوئی غلطی ہوگئی۔تو جو اُن میں کم پڑھے لکھے تھے یا جاہل ہوتے ہیں وہ خود تو مطالعہ کر ہی نہیں سکتے علم ہے ہی نہیں انھیں حاصل، تو وہ کسی کے کہنے پر ہی چلیں گے، جس پر اطمینان ہوگا اُس کی بات مانیں گے اور اُسی پر وہ زندگی گزاریں گے اور چلیں گے، تو گناہ سب سے بڑا بتانے والے پر ہو گیا لیکتمون الحق وھم یعلمون جاننے کے بعد پھر کتمانِ حق کرتے ہیں بات کو چھپاتے ہیں۔

خواب اور جنت کی بشارت :

ایک بار ایسے ہوا ایک تابعیؒ ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں بیٹھا تھا مدینہ منورہ کی، فدخل رجل علی وجھہ اثر خشوع ایک شخص آئے اُن کے چہرہ پر علامات تھیں خشوع اور خضوع کی، بعض لوگوں کے چہروں سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ متقی لوگ ہیں نیک لوگ ہیں تو خشوع کا مطلب ہے خدا کی طرف دل کا جھکنا مائل ہونا تواضع آنا، اُس کی وجہ سے وہ آثار چہرہ سے محسوس ہوتے تھے۔کچھ لوگ جو قریب کھڑے ہوں گے وہ آپس میں بات کرنے لگے اور یہ کہا ھذا رجل من اھل الجنۃ یہ وہ آدمی ہیں جو جنتی ہیں انھوں نے دو رکعتیں پڑھیں تجوَّز فیھما وہ رکعتیں لمبی بھی نہ تھیں مختصر تھیں وہ، ثم خرج ۔مسجد میں داخل ہوئے دو رکعتیں پڑھیں اور پھر چلے گئے اب کہتے ہیں وتَبِعتُ میں پیچھے پیچھے گیا میں نے اُن سے کہا انک حین دخلت المسجد قالوا ھذا رجل من اھل الجنۃ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو کچھ لوگوں نے کہا تھا یہ ہیں جنتی آدمی تو بتایئے کہ یہ کیا ہے بات؟ وہ تابعی کہتے ہیں کہ میں نے اتنی بات کی تو انھوں نے کہا واللہ ما ینبغی لاحد ان یقول مالا یعلم جو کسی کو پتا نہیں ہے وہ بات تو نہیں کہنی چاہیے کسی آدمی کو بھی۔ہاں فساُ حدثک لم ذاک میں یہ بتاؤں گا کہ یہ بات لوگ کیوں کہتے ہیں۔بات یہ ہے کہ رأیت رؤیا علی عھد رسول اللہ ﷺ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میں نے خواب دیکھا تھا وہ میں نے بیان کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ میں جیسے کسی باغ میں ہوں وہ باغ بڑا وسیع ہے سرسبز ہے اس کے درمیان لوہے کا ایک

ستون جیسا ہے اور اتنا لمبا ستون ہے وہ کھمبا کہ جیسے نچلا حصہ زمین میں ہے اُوپر کا حصہ آسمان میں ہے اور اُوپر کے حصہ میں فی اعلاہ عُروۃٌ ایک کنڈا ہے، مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو اِس پر، میں نے کہا کہ میں تو نہیں چڑھ سکتا فأتانی مِنْصَفٌ تو میرے پاس ایک خادم آیا جیسے کام کرنیوالے لوگ ہوتے ہیں خدمت گزار، اُس نے میرے کپڑے پیچھے سے اُٹھائے اور گویا کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ میں اُوپر چڑھ گیا۔ فرقیت حتیٰ کہ میں اُوپر بالکل اس کے سرے پر پہنچ گیا جہاں کنڈا تھا اور وہ کنڈا میں نے پکڑ لیا قیل استمسك مجھ سے کہا گیا کہ اسے بس پکڑے رہنا مضبوطی سے، اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ آنکھ کھلی تو ایسے تھا کہ جیسے ہاتھ دبا رکھا ہو میں نے پکڑ رکھی ہو کوئی چیز وانھا لفی یدی. تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ خواب بتایا تو آقائے نامدار ﷺ نے اس کی تعبیر دی کہ یہ جو باغ ہے سبزہ وغیرہ یہ اسلام ہے اور یہ ستون جو دیکھا تم نے یہ اسلام کا ستون ہے اور یہ کنڈا جو دیکھا العروۃ الوثقیٰ اور قرآن پاک میں آیا ہے فقد استمسك بالعروۃ الوثقیٰ لاانفصام لھا جس نے ایمان قبول کرلیا تو اس نے مضبوط کنڈے کو پکڑ لیا جو نہیں ٹوٹے گا واللّٰہ سمیع علیم یہ آیت الکرسی جہاں ختم ہوتی ہے اس سے اگلی آیت یہی ہے۔ تو کہتے ہیں کہ ارشاد فرمایا فانت علی الاسلام حتی تموت بس اب تم انشاءاللہ اسلام پر قائم رہو گے حتیٰ الموت زندگی بھر اسلام پر قائم رہو گے، اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔

خوابوں کی تعبیروں میں یہ لکھا بھی گیا ہے کہ اگر کوئی دیکھتا ہے کہ میں سبزہ میں ہوں تو بہت اچھا خواب ہے یعنی اس کی دینی حالت اچھی ہے وہ اسلام پر ہے۔ سبزہ اسلام ہے اور اُجاڑ بنجر زمین یہ معاذ اللہ کفر ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے برعکس دیکھتا ہے کہ میں سرسبز زمین میں سے نکل کر بنجر زمین میں اُجاڑ زمین میں چلا گیا ہوں تو اس سے اس کو پناہ مانگنی چاہیے استغفار کرنا چاہیے نفلیں پڑھنی چاہئیں دُعا کرنی چاہیے کیونکہ اس کا مطلب ہوتا ہے گمراہی میں چلا گیا دین سے ہٹ گیا معاذ اللہ۔ تو فرماتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے مجھے یہ تعبیر جب دی تو پھر لوگوں نے یہ کہا کہ بس یہ تو جنتی ہے۔ تو جس کا خاتمہ ایمان پر ہو گیا اور اس کے بارے میں پتا چل چکا ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی زبانِ مبارک سے کہ یہ اسلام پر قائم رہے گا زندگی بھر موت تک تو بس یہ جنتی ہے۔ تو یہ تابعی قیس بن عبادؒ کہتے ہیں کہ وذالك الرجل عبداللّٰہ بن سلامؓ یہ آدمی جن سے میری یوں گفتگو ہوئی اور وہ مسجد میں آئے اور میں نے اُن سے یہ بات کی تو وہ عبداللہ بن سلام تھے رضی اللہ عنہ تو یہ تو اِن کا ہوا لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے خود سُنا ہے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے کہ انہ من اھل الجنۃ کہ یہ عبداللہ بن سلامؓ جو ہیں یہ اہلِ جنت میں سے ہیں اور اسی طرح مثلاً رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرمایا ہے کہ میں نے وہاں تمہارے پاؤں کی چاپ سُنی آہٹ سُنی خشخشۃ . اور تم کیا عمل کرتے ہوا ایسا۔

باوضو رہنے اور نفل پڑھنے کی فضیلت :

تو انہوں نے بتایا کہ میں وضو سے رہتا ہوں اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھ لیتا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے اور میرے اپنے ذہن کے مطابق سب سے اچھا عمل جو سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بات ٹھیک ہے گویا بڑی فضیلت ہے اس (عمل) کی، اس طرح سے دیکھا جائے تو بہت سارے حضرات بن جاتے ہیں جن کو آپ نے جنتی ہونے کا فرمایا لیکن ایسے لوگ کہ جن کے بارے میں بار بار آپ نے جنتی ہونے کی بشارت دی ہو، گارنٹی جیسے لی ہو، ضمانت جیسے لی ہو، ایسے حضرات جو ہیں وہ دس ہی بنتے ہیں اس لیے اُن کو ''عشرہ مبشرہ'' کہا جاتا ہے ان میں سے چاروں خلفاء کرام ہیں اور حضرت طلحہؓ ہیں، حضرت زبیرؓ ہیں، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ہیں اور حضرت سعید بن زیدؓ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی بھی ہیں، اس طرح سے یہ حضرات دس بن گئے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان کا ساتھ اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے ۔
آمین ۔ اختتامی دُعاء.......................